بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
ربوہ
جلد ۷۲/۳۷ منگل ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ ۵ وفا ۱۳۶۲ ہش ۵ جولائی ۱۹۸۳ء نمبر ۱۵۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

-- ربوہ ۴ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بدستور خراب ہے۔ ٹانگ میں درد زیادہ ہے۔ بلڈ پریشر بھی زیادہ ہے۔ جملہ عوارض میں اضافہ ہے۔

احبابِ کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

خصوصی درخواستِ دعا

مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی وکیل التبشیر بیمار ہیں اور راولپنڈی میں ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

(بشیر احمد رفیق وکیل التبشیر)

-- مکرم عبد اللطیف ستکوہی صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد مرکزی لاہور کی والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب ان کی حالت بہتر ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ موصوفہ کی صحت یابی کے لئے رمضان المبارک کے ایام میں دردِ دل سے دعائیں کریں۔

(عباد اللہ گیانی)

آمد والے ہر فرد کا نام بجٹ میں شامل ہونا ضروری ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینیجر

جو شخص روزے کی نیت رکھتا ہے اگر نہ رکھ سکے تو فرشتے اس کیلئے روزے رکھیں گے

بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ثواب سے ہرگز محروم نہ رکھے گا۔

"ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ تو قادرِ مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ توفیق بخش دے گا

اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمالِ اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہِ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں فدا اور ثابت کرے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۸ - ۲۶۰)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی مصروفیات

۲۸، ۲۹، ۳۰ جون ۱۹۸۳ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمتِ عالیہ میں ۲۸، ۲۹، ۳۰ جون ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں مجموعی طور پر ۲۲۶۲ خطوط موصول ہوئے جن میں سے ۱۷۲۳ خطوط اندرونِ پاکستان سے، ۱۴۴ خطوط دفاتر جماعت احمدیہ سے اور ۲۹۵ خطوط دنیا بھر کے ممالک سے حضور کی خدمت میں موصول ہوئے۔ ان تین ایام میں حضور کی طرف سے مجموعی طور پر ۲۵۷۳ خطوط ارسال کئے گئے۔ جن میں سے ۲۵۶ خطوط دفاتر جماعت کو لکھے گئے، ۱۷۷ خطوط حضور کے دستخطوں سے روانہ کئے گئے اور باقی ۲۱۴۰ خطوط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں پرائیویٹ سیکرٹری نے روانہ کئے۔

رمضان المبارک کی وجہ سے عام ملاقاتیں بند ہیں۔ صرف اشد ضروری اور ہنگامی نوعیت کی ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ ان ایام میں مجموعی طور پر ۲۹ احباب نے ملاقات کی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ (آمین)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۳ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

۵ وفا ۱۳۶۲ ہش

رمضان کے بابرکت ایام اور ان کی علتِ غائی

مذہب کی سب سے بڑی اور اہم ترین غرض یہ ہے کہ انسان کا اپنے پیدا کرنے والے یعنی خداوند تعالیٰ کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق قائم ہو جائے اور خدا انسان سے ہمکلام ہو کر اسے اپنی وراء الوریٰ ہستی اور غیر محدود قوتوں اور طاقتوں کا خود ثبوت دیتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا اعلان فرمایا ہے کہ اب اسلام ہی وہ زندہ مذہب ہے جس پر عمل پیرا ہو کر اس کے بندے اس کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق قائم کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسلام کی اس فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

(حٰمٓ السجدۃ آیت ۳۱)

وہ لوگ جنہوں نے (اسلام پر کما حقہ عمل پیرا ہوتے ہوئے) کہا اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر جم گئے ان پر فرشتے اتریں گے (اور) انہیں یہ بشارتیں دیں گے کہ نہ ڈرو نہیں اور نہ کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

یہ غرض اسلامی تعلیم پر کما حقہ عمل پیرا ہونے اور اس کے جملہ احکام کمال اخلاص کے ساتھ بجا لانے کے نتیجہ میں پوری ہوتی ہے۔ اس غرض کے پورا ہونے کے لئے ایک مومن کو جو مجاہدہ کرنا پڑتا ہے اس میں شدت پیدا کرنے اور اسے بار آور اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے اور اس کی دیگر مخصوص عبادات فرض کی ہیں۔ چنانچہ رمضان کی سب سے عظیم الشان برکت ہی یہ ہے کہ اس ماہِ مبارک کے روزے پوری شرائط کے ساتھ رکھنے کے نتیجہ میں انسان کو خدا تعالیٰ مل جاتا ہے اور اس کے ساتھ اس کا زندہ تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ جہاں تک رمضان کی اس سب سے بڑی برکت یا سب سے اہم انعام کا تعلق ہے۔ نبی اکرم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی میں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہم تک پہنچایا ہے:۔

قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔

(بخاری کتاب الصوم)

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب اعمال اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنی ملاقات کا شرف بخشوں گا۔

اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث میں مزید فرمایا:۔

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ہوگی جب (روزوں کے سب سے بڑے انعام کے طور پر) اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ اپنے تعلق کا اظہار جن ذریعوں سے کرتا ہے ان میں قبولیتِ دعا، رؤیا و کشوف اور نزولِ ملائکہ کو خاص اہمیت حاصل ہے اور یہی وہ ذرائع ہیں جو رمضان کے روزے رکھنے اور دیگر مخصوص عبادات بجا لانے کے نتیجہ میں حقیقی روزہ داروں کو میسر آتے ہیں اور اس امر کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں کہ ان روزہ داروں کو خدا تعالیٰ نے اپنی قربت اور دوستی کے شرف سے نوازا ہے۔ جہاں تک قبولیت دعا کے انعام کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا ذکر کیا ہی رمضان کے روزوں کی فرضیت کے ضمن میں ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں رمضان کے روزوں کی فرضیت کا ذکر کرنے کے معاً بعد فرماتا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ (البقرہ آیت ۱۸۷)

ترجمہ:۔ اے رسول! اگر میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتلا دے کہ میں قریب ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا ہوں۔

یوں تو خدا تعالیٰ ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے لیکن روزوں کی فرضیت کے ضمن میں اس بات کے ذکر سے صاف عیاں ہے کہ روزے رکھنے والوں کی دعاؤں کو وہ بطورِ خاص سنتا اور انہیں قبول فرماتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت ان کے تعلق باللہ کے اظہار کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

ہر اک دریچہ چرخ کا وا ہے، دعا کریں

رمضانِ مبارک کا آخری عشرہ

پیارے عزیزو! وقتِ دعا ہے، دعا کریں
وہ کردگار جلوہ نما ہے، دعا کریں

دنیا کے آسمان پہ فرما کے خود نزول
ہر اک دریچہ چرخ کا وا ہے، دعا کریں

رمضان کا ہے آخری عشرہ گزر رہا
رحمت کی گھر کے آئی گھٹا ہے، دعا کریں

دیکھیں تو یہ برستی ہے اب کے کہاں کہاں
اُدْعُوْنِیْ میں اسی نے کہا ہے، دعا کریں

ہم ہیں عباد ربِّ سمیع و مجیب کے
یہ ماہ ماہِ عفو و عطا ہے، دعا کریں

آسان ہے بخشوانا معاصی کا آجکل
یہ سمت عطر بیز فضا ہے، دعا کریں

گلزارِ مصطفےٰ پہ بہاروں کا ہے سماں
دور آنے والا دیں کا نیا ہے، دعا کریں

روحِ رواں گلشنِ عالم ہمیں تو ہیں
اک حشر سا دلوں میں بپا ہے، دعا کریں

سارے جہاں میں غلبۂ اسلام کیلئے
ہر سمت دے رہا جو صدا ہے، دعا کریں

صدیوں کے بعد پھونکا گیا صورِ مہدوی
پھٹنے کو صبحِ نو کی ضیا ہے، دعا کریں

ہنستے ہوئے گزار دیں ہر امتحاں کی رات
زندہ ہمارا پیارا خدا ہے، دعا کریں

گھبرائیں کیوں کہ ہم ہیں غلامانِ مصطفےٰ
یہ وقت وقتِ کربِ بلا ہے، دعا کریں

"اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد"
مسموم کل جہاں کی فضا ہے، دعا کریں

جور و جفا و ظلم و معاصی کے زہر سے
شیطاں ہمارے پیچھے لگا ہے، دعا کریں

اک لمحہ کے لئے بھی نہ غافل رہیں کبھی

صدیق جب ڈسے کبھی تنہائی آپ کو
اس کی دوا بھی صرف دعا ہے، دعا کریں

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی آیت وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی عملی تفسیر

"الفضل" اور جماعت کے دیگر رسائل کا مطالعہ کیوں ضروری ہے

(قسط نمبر ۱)

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان الیوم اکملت لکم دینکم کے مطابق دین حق یعنی اسلام کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ کے ذریعہ ہر لحاظ اور ہر پہلو سے مکمل فرما دیا اور دنیا کو ایسا عالمگیر آئین اور ہمہ گیر ابدی شریعت عطا فرما دی جس کی موجودگی میں کسی زمانہ میں بھی نوع انسانی کسی اور شریعت یا احکام کی محتاج نہیں رہتی تاہم اس دین کی اشاعت کی تکمیل مسیح آخر الزماں اور مہدی موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مقدر تھی کیونکہ قرآنی پیشگوئی وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کے مطابق دنیا کے تمام ممالک اور تمام قوموں میں اس عالمگیر اور مکمل دین کی اشاعت کی تکمیل اسی زمانہ میں ممکن تھی جس میں ایسی ایسی نئی ایجادات اور ایسی خود کار پریس مشینیں اور کاغذ کی اعلیٰ سے اعلیٰ اور مفید قسمیں بنانے کے طریقے ایجاد ہو جاتے جن سے کتب و رسائل اور اخبارات بکثرت چھاپ کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے سامان بھی مہیا ہو جاتے اور اس کے ساتھ ہی دنیا کے نامعلوم ممالک اور ان میں بسنے والی قوموں کے حالات بھی نہ صرف معلوم ہو جاتے بلکہ ان تک پہنچنے اور باہم میل جول رکھنے کے نئے سے نئے اور بہتر سے بہتر وسائل بھی ایجاد ہو جاتے اور چونکہ ایسے حالات پیدا ہونے مامور آخر الزماں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے زمانہ میں مقدر تھے۔ اس لیے دنیا میں اشاعت اسلام کی تکمیل کی ذمہ داری بھی انہیں کو اور ان کی قائم کردہ جماعت آخرین منہم کو سونپی گئی۔

تکمیل اشاعت اسلام کا زمانہ

چنانچہ عینی شرح بخاری جلد ۵ صفحہ ۵۸۴ میں قرآن کریم کی آیت کریمہ

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ

کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

"وہ یعنی آنے والا مسیح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو جو خود اس کا بھی دین ہوگا۔ الدین الحق ثابت کرے گا اور باقی سب ادیان کو باطل کر کے دین اسلام کو غالب کرنے کے لیے آئے گا۔"

اسی طرح تفسیر ابن جریر میں بھی اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے

هٰذَا عِنْدَ خُرُوْجِ الْمَهْدِیِّ

کہ اسلام کا یہ عالمگیر غلبہ اور دنیا میں تکمیل اشاعت دین اسلام مہدی آخر الزمان کے ظہور کے وقت مقدر ہے۔

تبلیغی جہاد کے خوش کن نتائج

سو الحمد للہ کہ دین اسلام اور اللہ تعالیٰ کی شریعت حقہ اسلامیہ کی تمام دنیا میں اشاعت کی تکمیل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر فرزند اور خلیفہ امام آخر الزماں اور مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اور ان کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ ہونی مقدر تھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس زمانہ میں کامیابی سے ہو رہی ہے اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ کس طرح چار دانگ عالم میں احمدی مبلغین اور مخلصین جماعت ہر ملک اور ہر قوم میں اسلام کی اشاعت کی تکمیل کے لیے مصروف جہاد ہیں اور اس کے کیسے کیسے خوش کن اور ایمان افروز نتائج نکل رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ حضرت امام الزماں کے ذریعہ اشاعت اسلام کی اس نہایت وسیع اور عالمگیر مہم کی حالیہ شاندار اور ظاہر و باہر کامیابی کا سب سے مؤثر ذریعہ اس زمانہ میں قرآن کریم کی اس پیشگوئی کا ظہور ہے جو اللہ تعالیٰ نے وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ میں فرمائی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ایسے سامان پیدا فرما دیئے کہ لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں اخبارات و رسائل اور کتب شائع کر کے دنوں بلکہ گھنٹوں کے اندر اندر تمام دنیا میں پھیلائے جا سکتے ہیں نیز ریڈیو اور ٹیلی ویژن وغیرہ کے ذریعہ بیک وقت تمام دنیا میں پیغام حق سنایا جا سکتا ہے۔

"الحکم" اور "بدر" مسیح موعود کے دو بازو

یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امام الزمان علیہ السلام نے دعویٰ ماموریت کے بعد قادیان سے باقاعدہ شائع ہونے والے دو اخبارات "الحکم" اور "بدر" کے متعلق فرمایا تھا کہ "الحکم اور بدر ہمارے دو بازو ہیں" یعنی ان کے ذریعہ ہمارے تبلیغی اور تربیتی مقاصد پورے ہو رہے ہیں اور یہ اخبار اسلام کی حقانیت اور ہماری تعلیم کو لاکھوں انسانوں تک پہنچانے کا موجب بن رہے ہیں

ظاہر ہے کہ اب بھی جماعت کا جو اخبار اور جو رسالہ بھی دنیا میں حضرت امام آخر الزماں علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد کو پورا کرنے کا موجب ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی اشاعت اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی براہین و نشانات نوع انسانی تک پہنچائے جاتے ہیں اور حضور کی مقدس جماعت کی تعلیم و تربیت کا موجب ہوتا ہے وہ حضور علیہ السلام کے مذکورہ ریمارکس کے پیش نظر بلاشبہ حضور کا دست و بازو ہے اور اسے ایک لحاظ سے وہی شرف اور اہمیت حاصل ہونی چاہیئے اور ہے جو "الحکم" اور "بدر" کو حضور کے زمانے میں حاصل تھی۔ خواہ وہ "الفضل" ہو یا "خالد" "مصباح" "انصار اللہ" "تشحیذ الاذہان" "لاہور" "ریویو آف ریلجنز" "تحریک جدید" یا کوئی اور ایسا اخبار یا میگزین جسے حضرت امام الزمان علیہ السلام کے جانشین اور خلیفہ کی سرپرستی کا شرف حاصل ہو اور وہ جماعت کی نمائندگی کرتا ہو۔

جماعت کے سب اخبارات اور رسائل مسیح موعود کے بازو ہیں

اس میں کیا شک ہے کہ حضرت اقدس کے زمانہ میں قادیان سے شائع ہونے والے "الحکم" اور "بدر" اخبارات نے صحیح معنوں میں حضور کے بازو ہونے کا شرف پایا اور اس کا عملی طور پر پورا پورا حق ادا کیا۔ اور وہ بے مثل اور نہ ختم ہونے والے روحانی خزائن جو حضرت امام الزمان علیہ السلام لائے تھے یہ دونوں آرگن نہایت احتیاط سے من و عن ہمارے لیے اور تا قیامت آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ کر گئے۔ پس آج جو اخبارات و رسائل اسلام اور سلسلہ کی اسی طرح خدمت کر رہے ہیں جس طرح "الحکم" اور "بدر" کرتے تھے وہ بھی یقیناً حضرت امام الزماں علیہ السلام کے دست و بازو کہلانے کا حق رکھتے ہیں اور جماعت کے احباب کا جماعتی اور انفرادی طور پر فرض ہے کہ ان کی سرپرستی کریں ان سے خود فائدہ اٹھائیں یعنی باقاعدہ خریدار بن کر ان کا مطالعہ کریں اور انہیں نہ صرف جماعت کے احباب بلکہ دوسرے دوستوں تک بھی پہنچائیں اور ان کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی کوشش کریں۔ تاکہ غلبۂ اسلام اور تکمیل اشاعت دین کی اس عالمگیر اور بین الاقوامی سکیم کی کامیابی میں ان کی کوششوں کا بھی حصہ ہو اور وہ ان خاص برکات اور ثواب دارین کے مستحق قرار پائیں۔ جو اس عظیم الشان ربانی مہم کے ذریعہ ہمارے لیے مقدر ہے۔ آمدم برسر مطلب! سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخبارات و رسائل کی کماحقہ قدر و منزلت اور ان کی افادیت بیان کرنے اور ان کی اشاعت بڑھانے کے سلسلہ میں احباب کرام کو خاص تحریک کرنے کا اس عاجز کو ایک طویل عرصہ سے خیال آ رہا تھا مگر کوئی نہ کوئی مانع پیش آ جاتا رہا۔ آج اس بارے میں کچھ اہم باتیں تفصیل سے عرض خدمت ہیں۔

سلسلہ کے حالیہ اخبارات و رسائل کی اہمیت و افادیت

کون نہیں جانتا کہ ہماری جماعت کی ہر ذیلی تنظیم کی نمائندگی ہمارا کوئی نہ کوئی اخبار یا رسالہ کرتا ہے اندرون پاکستان بھی اور بیرونی ممالک میں بھی۔ مثلاً "ماہنامہ خالد" مجلس خدام الاحمدیہ کا آفیشل آرگن ہے اور اندرون اور بیرونی مجالس کی نمائندگی کرتا ہے اور خصوصی طور پر خدام الاحمدیہ کے ممبران کے حالات و خیالات اور ان کی عملی اور تربیتی اور دینی ضروریات کے مطابق علمی مواد پیش کرتا ہے اور اسی طرح ماہنامہ "مصباح" اپنی پالیسی اور افادیت کے لحاظ سے جماعت کی خواتین کی تنظیم "لجنہ اماء اللہ" کی نمائندگی کرتا ہے اور اس میں جو مواد شائع ہوتا ہے وہ حتی الوسع خواتین کے تینوں طبقوں کی علمی ادبی اخلاقی تربیتی اور گھریلو افادیت کا حامل مواد ہوتا ہے جو میرے خیال میں مردوں کے لیے بھی بہت حد تک مفید ہوتا ہے ہر احمدی گھرانے کو اس کی خریداری اپنے اوپر فرض کر لینی چاہیئے اور گھر کے ہر فرد اور ہر چھوٹے بڑے کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے اس میں کئی ایسی چھوٹی چھوٹی مفید عام باتیں دیکھنے میں آتی ہیں جو بسا اوقات دیگر رسائل میں نہیں ہوتیں۔

ماہنامہ انصار اللہ کی اعانت

ماہنامہ انصار اللہ انصار بھائیوں کی تنظیم "مجلس انصار اللہ مرکزیہ" کی طرف سے سالہا سال سے باقاعدہ شائع ہوتا ہے اور اپنی طباعت و وجاہت اور مضامین کے لحاظ سے بڑا دیدہ زیب اور حسب حال مضامین اور ضروری دینی اور جماعتی معلومات پیش کرتا ہے۔ ہر انصار بھائی کو نہ صرف اس کا توجہ سے مطالعہ کرنا چاہیئے بلکہ مالی لحاظ سے اس کی کماحقہ اعانت اور سرپرستی کرنی چاہیئے تاکہ یہ مزید ترقی کر سکے اور اس کی اشاعت بڑھتی جائے۔

←

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ تحریک جدید کی امتیازی حیثیت

ماہنامہ تحریک جدید کا اپنا امتیازی طریق کار ہے اور اپنی ذمہ داریوں کے لحاظ سے یہ رسالہ خاص رنگ میں رنگین ہے اس کے دائرۂ کار میں بیرونِ پاکستان کے تمام ممالک بھی شامل ہیں۔ اور اسی لیے اس کے حجم کا نصف سے زیادہ حصہ انگریزی زبان میں مضامین اور ملفوظاتِ حضرت اقدس علیہ السلام اور خطباتِ جمعہ اور بیرونی ممالک کی تبلیغی رپورٹوں اور تصاویر وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا مقصد بیرونی ممالک کے انگلش جاننے والے احمدیوں کی تربیت اور مرکز اور خلیفۂ وقت کے ارشادات اور دنیا بھر میں ہونے والی تبلیغی سرگرمیوں سے انہیں آگاہ رکھنا اور جماعت کی عالمگیر تبلیغی مہمات اور مشنوں کی تاریخ کو محفوظ کر لینا ہوتا ہے معترضین اور مخالفینِ اسلام کے اعتراضات کے جواب دینا اور اسلامی تعلیم کی برتری ثابت کرنا بھی اس کے دائرۂ کار میں شامل ہے پاکستانی احمدیوں کے لیے اس کا اردو حصہ بشمول منظومات بڑا دلچسپ اور مفید ہوتا ہے۔ اگرچہ ہر احمدی کے لیے یہ رسالہ مفید مواد پیش کرتا ہے تاہم نوآموز مبلغین اور نوجوان مربی صاحبان کے لیے اس کا باقاعدہ مطالعہ نہایت ضروری ہے خصوصاً اس کا انگریزی حصہ کیونکہ بیرونی ممالک میں کام کرنے والے مبلغین کو تبلیغ کے لیے اکثر انگریزی زبان استعمال کرنی پڑتی ہے۔ اور مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لیے جس قسم کی انگریزی استعمال ہوتی ہے اس کا تجربہ اس رسالہ کے مطالعہ سے ہوتا رہتا ہے۔

ریویو آف ریلیجنز انگریزی

اسی طرح انگریزی ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز بھی تقریباً ایک صدی سے اسلام کے حق میں جہاد بالقلم میں مصروف ہے اور اسے یہ شرف بھی حاصل ہے کہ اس کا اجراء سیدنا حضرت امام الزماں علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے ہوا تھا اور اس کے متعلق حضور نے تحریری طور پر اظہار فرمایا تھا کہ اس کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچایا جائے تاکہ ہماری تعلیم اور تحریروں کو انگریزی زبان میں ڈھال کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا جا سکے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی پیاری نشانی

اب تو مجھے معلوم نہیں حالات کیسے ہیں پہلے سے بہتر ہی ہوں گے تاہم اب سے ربع صدی قبل ہمارا یہ انگریزی رسالہ مغربی افریقہ کے مسلم عیسائی مشرک غرضیکہ ہر مذہب کے لوگوں میں مقبول تھا۔ اور بڑی دلچسپی سے اسے پڑھا جاتا تھا۔ بہرحال ہمارا یہ پیارا رسالہ حضرت امام الزمان علیہ السلام کی پیاری نشانی ہے اور جن مقاصد کے لیے حضور نے اسے جاری فرمایا تھا وہ پورے ہوتے رہے ہیں اور اب جوں جوں جماعت ترقی کرتی جا رہی ہے وہ مقاصد زیادہ سے زیادہ اور احسن سے احسن صورت میں پورے ہونے چاہئیں۔ انگلش جاننے والے مخیر احباب کو چاہیئے کہ وہ اس رسالہ کو خریدیں اور اس کی سرپرستی کریں اور اپنے انگلش جاننے والے دوستوں تک پہنچائیں نیز اس کے خریدار مہیا فرمائیں۔

تشحیذ الاذہان نونہالوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان جماعت کے بچگان کی اس تنظیم کا رسالہ ہے۔ جسے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے مطابق "اطفال الاحمدیہ" کہا جاتا ہے یہ رسالہ بھی ماہنامہ "خالد" کی طرح مصور ہے اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر سرپرستی شائع ہوتا ہے اس میں چودہ پندرہ سال تک کے بچوں کی علمی اور عقلی استعدادوں کے مطابق ان استعدادوں کو مزید جلا دینے والے مضامین اور سبق آموز حکایات اور مقولے شائع ہوتے ہیں مختلف دینی تقاریب کی تصاویر بھی ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ حدیث و قرآن اور ملفوظات حضرت امام الزماں علیہ السلام میں سے بچوں کے مناسب حال پیارے اور مفید اور بچوں کی تربیت کرنے والے اقتباسات بھی دیئے جاتے ہیں۔ نیز اس میں جماعت کے بعض بزرگ اپنے بچپن کے تجربات اور مفید اور دلچسپ واقعات بھی اکثر لکھتے ہیں جو ان کی تصاویر کے ساتھ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ غرض یہ رسالہ بھی اپنی ترتیب اپنے مضامین اور معلومات اور تصاویر اور ظاہری شکل کے لحاظ سے بہت جاذب دلچسپ اور مفید ہے۔

یہ رسالہ بچوں کی تربیت کے لیے ہر گھر کی زینت ہونا چاہیئے۔ احباب کرام اپنے بچوں کو اس کا باقاعدہ خریدار بنائیں۔ ان کی تربیت کے لیے یہ بہت مفید ہے اور ایسی دلچسپیوں میں بچوں کو مشغول رکھتا ہے جس سے وقت کے ضیاع یا کسی اور نقصان کا خطرہ نہیں ہے۔ اور بچوں کی دینی اور عام دنیوی معلومات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

ہفت روزہ "لاہور"

ہفت روزہ "لاہور" کی طباعت و اشاعت اور ادارت کی تمام تر ذمہ داری محترم جناب ثاقب صاحب زیروی پر ہے اور بڑے طویل عرصہ سے وہ اسے نہایت خوش اسلوبی اور کامیابی سے نبھا رہے ہیں اس کے ایڈیٹر اور مالک بھی وہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جس محنت، توجہ اور لگن سے وہ ربع صدی سے زیادہ عرصہ سے اپنے "لاہور" کے ذریعہ قوم و وطن اور دین کی خدمات بجا لا رہے ہیں اور صحافت کے حقیقی معیار کو آپ جس دیانت داری، جرأت اور بے نفسی اور ہمت سے قائم رکھتے چلے آ رہے ہیں یہ انہیں کا حصہ ہے اور وہ اس پر مبارکباد کے مستحق ہیں یہ حقیقت ہے کہ باوجود مخالف حالات کے ہفت روزہ "لاہور" ایسی جماعتی اور ملی خدمات بجا لانے کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے شرف پا رہا ہے کہ اس کے مدیر محترم بجا طور پر ستائش اور جماعت کی خاص دعاؤں کے مستحق ہیں پس "لاہور" کی خریداری اور اس کی اشاعت بڑھانے میں اس کے مدیر محترم کی مدد کرنا اور اس کی سرپرستی کرنا مخیر احباب کے لیے یقیناً کارِ ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ثاقب کو جزائے خیر دے اور انکو صحت و سلامتی سے رکھے آمین۔

جیسا کہ سیدنا حضرت امام الزمان علیہ السلام نے اپنے زمانے کے قادیان میں سے نکلنے والے دو اخباروں "الحکم" اور "بدر" کو اپنے دو بازو کہا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ جماعت کے مرکز ربوہ سے آج کل جماعتی طور پر شائع ہونے والے مندرجہ بالا تمام اخبارات و رسائل بھی اپنی افادیت اور اپنے کاموں اور اسلام کے غلبہ و اشاعت کی مجاہدانہ ذمہ داریوں کو تندہی اور نہایت خوش اسلوبی سے نبھانے کے ناطے سیدنا حضرت امام الزماں علیہ السلام کے بازو ہی ہیں اور جماعت کے ہر فرد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ حضورؑ کے ان روحانی بازوؤں میں جو خلیفۂ وقت کی نگرانی میں اپنے اپنے کام انجام دیئے جا رہے ہیں کسی ایک میں بھی کوئی کمزوری کوئی کمی یا سستی واقع نہ ہو۔ اور ان بازوؤں کو ہم ہمیشہ ہی جوان اور توانا رکھیں اور مضبوط سے مضبوط تر بناتے جائیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر طبقہ اور ہر حصہ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(باقی)

عید کارڈ بھیجنا فضول رسم ہے

مغربی لوگوں میں رواج ہے کہ وہ کرسمس کے موقع پر ایک دوسرے کو کرسمس کارڈ بھیجتے ہیں اور اس فضول رسم پر بہت سا روپیہ ضائع کر دیتے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی یہ رسم مسلمانوں میں بھی رواج پا گئی ہے اور اس کا بُرا اثر وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ بعض ناعاقبت اندیش لوگ عید کارڈوں پر فحش قسم کی تصاویر چھاپ کر فروخت کر رہے ہیں اور یوں قوم کے اخلاق تباہ کر رہے ہیں۔ رمضان تو اخلاق سنوارنے اور روحانیت بڑھانے کے لئے آتا ہے۔ لیکن یہ بُری رسم اس مبارک مہینہ میں مسلمانوں کے اخلاق برباد کرنے کا موجب بن رہی ہے۔ پس اس رسم کا پوری سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیئے اور لوگوں کو خصوصاً اپنے احباب کو امن سے پورے طور پر بچنے کی تاکید کرنی چاہیئے۔

عید کارڈ بھیجنے کی رسم کھلا کھلا اسراف اور فضول خرچی ہے جسے اسلام ہرگز پسند نہیں کرتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اسراف کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝"

(۱۷/۲۷-۲۸)

قربت والے رشتہ دار۔ مسکین اور مسافر کو اس کا حق دو اور اسراف کسی رنگ میں بھی نہ کرو۔ اسراف کرنے والے لوگ یقیناً شیطانوں کے بھائی ہوتے ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ہی ناشکر گزار ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ فضول خرچی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کتنی بُری اور قابل نفرت بات ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ فضول خرچی خود انسان کے لئے مشکلات پیدا کرتی ہے اور بعض اوقات اس کی تباہی کا موجب بن جاتی ہے۔ لیکن لوگ اس پر غور نہیں کرتے اور ایک رَو میں بہتے چلے جاتے ہیں۔

یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عید کارڈ بھیج کر لوگ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے عزیز و اقارب کو اس خوشی کے موقع پر یاد کر کے اور انہیں ہدیہ تبریک پیش کر کے ایک رنگ میں ان کے حقوق ادا کئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان آیات میں فرماتا ہے کہ رشتہ داروں کے حقوق تو ضرور ادا کرو تاہم اس سلسلہ میں بھی فضول خرچی ہرگز نہ کرو اور عید کارڈ تو ظاہر و باہر فضول خرچی ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) اس بارہ میں احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ اسراف ہے اور بے ضرورت روپیہ ضائع کیا جاتا ہے۔ بہتر ہو کہ لوگ اس کو دین کی تبلیغ میں خرچ کریں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں اور چھوٹے بچوں میں

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ہر ایک شخص اپنی جگہ حاکم ہے
اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائیگا۔"
(حدیث نبوی)

والدین، بڑے بھائیوں اور سرپرستوں کیلئے لمحۂ فکریہ

(مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید۔ ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں
اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ..... اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ فَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ۔
(بخاری و مسلم)

خبردار ہو کر سن لو! تم میں سے ہر ایک شخص اپنی جگہ حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ پس امیر جو لوگوں پر افسر مقرر ہے وہ ان کا حاکم ہے وہ اپنی رعیت کے متعلق جوابدہ ہوگا اور ہر ایک مرد اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اور ہر عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے اور وہ ان کے متعلق پوچھی جائے گی اور غلام بھی اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اور وہ اس کے متعلق جوابدہ ہوگا۔ خبردار! تم سب اپنی اپنی جگہ حاکم ہو اور تم سب اپنی اپنی رعیت کے متعلق پوچھے جاؤ گے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہمیں خبردار کر رہا ہے کہ جن کے ہم سرپرست ہیں یا جو ہمارے زیر اثر ہیں ان کی نگرانی کریں۔ اور جائزہ لیتے رہیں کہ ان کی دینی اور اخلاقی اور روحانی حالت کیسی ہے اور کہ وہ متقیوں کے زمرہ میں داخل ہونے والوں کی صفات سے متصف ہیں یا کہ ان میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو رہی ہے۔ تا جو ہم پر ذمہ داری ڈالی گئی ہے اور جس کے لئے ہم خدا کے حضور جوابدہ ہیں اس سے ہم بروقت سبکدوش ہو سکیں اور اگلے جہان میں ہمیں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے متقیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ابتدائی آیات قرآنی میں فرماتا ہے:۔

ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔ (البقرۃ آیت ۴)

قرآن کریم کامل کتاب ہے جو متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

پس متقیوں کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ مالی عبادات بجالاتے ہیں اس طرح کہ جس قدر بھی ہو سکے وہ اپنے محبوب اور مرغوب مال میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ایسے بے شمار متقی اور مخلص احباب ہیں جو مالی عبادات میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کے دوران اور اس کے بعد کے فرمودہ ارشادات کا احباب پر غیر معمولی اثر ہوا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی دعاؤں اور ساری جماعت کی دعاؤں سے ایسی بیداری پیدا ہوئی ہے کہ اسے دیکھ کر ہمارے دل خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گا رہے ہیں اور خوشی سے موجیں لوٹ رہے ہیں الحمد للہ ثم الحمد للہ لیکن جیسا کہ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔ "جماعت کے ایک طبقہ میں ابھی پوری طرح قربانی کا احساس نہیں۔"

بیرون پاکستان میں مقیم نوجوانوں کی دنیاوی لحاظ سے کایا پلٹ چکی ہے اور خدا تعالیٰ نے ان پر اس قدر فضل کئے ہیں کہ ان کے ساتھ ان کی سابقہ زندگی کی کوئی نسبت ہی نہیں۔ لیکن حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جو "کلیتہً ان فضلوں کو بھلا کر وہ خدا تعالیٰ کے دین کی ضرورتوں سے غافل ہو کر محض اپنی ضرورتوں میں مگن ہیں اور ان کے پورا کرنے کی فکر میں سرگرداں ہیں" نیز فرمایا کہ ایک حصہ ان میں ایسا ہے "جن کو خدا نے بہت کچھ دیا لیکن مقابل پر بہت تھوڑا پیش کرتے ہیں۔ وہ پیش نہیں کرتے جن سے ان کو محبت ہے بلکہ وہ پیش کرتے ہیں جو وہ زائد از ضرورت سمجھ کر پھینک سکتے ہیں۔"

انہیں مخاطب کر کے حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"دیکھو قرآن کریم تو فرماتا ہے:۔
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ (آل عمران ۹۳)
کہ ہرگز تم نیکی کو نہیں پا سکو گے جب تک وہ خرچ نہیں کرو گے جس سے تمہیں محبت ہو۔
تم خدا کی راہ میں وہ دے رہے ہو جس سے تمہیں محبت نہیں۔ وہ زائد چیز ہے جو تم پھینک بھی سکتے ہو۔ تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا اس سے۔ تمہارے روزمرہ کے دستور پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس لئے اس کو کیوں ضائع کرتے ہو۔ تقویٰ سے کام لو، اگر قربانی کی توفیق نہیں تو چھوڑ دو اس راہ کو لیکن خدا تعالیٰ سے سچائی کا معاملہ کرو تب وہ تم سے سچائی کا معاملہ کرے گا۔ رجوع برحمت ہوگا۔ پھر رازق سے ڈرنا۔ رازق کو دیتے ہوئے ڈرنا اس سے بڑی بے وقوفی کوئی نہیں۔"

حضور نے جو ہدایات جاری فرمائیں ان میں ایک ہدایت یہ ہے کہ نادہند اور بے شرح چندہ دینے والوں کو نرمی اور پیار اور عمدہ نصیحت کے ذریعہ سمجھایا جائے اور ان کو توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنی صحیح آمد پر پوری شرح سے چندہ ادا کریں اور جو حالات سے مجبور ہیں وہ اپنی مجبوری اور حالات لکھ کر رعایت حاصل کریں (موصیان کے لئے کسی رعایت کا سوال پیدا نہیں ہوتا) نیز فرمایا کہ جو لازمی چندوں میں معیاری قربانی پیش نہیں کر رہے انہیں حضور کے ارشادات پہنچائے جائیں اور پھر نادہندوں سے کہا جائے کہ آپ شامل ہوتے ہیں تو ہوں ورنہ لمبا عرصہ انتظار نہیں کیا جائے گا۔ اگر توفیق کے مطابق کوئی شامل نہیں ہوگا تو پھر تبلیغ اسلام کے لئے جو پلان ہوں گے ان سے اس کا نام خارج کر دیا جائے گا۔ اور انہیں موقع نہیں ملے گا کہ اس میں شامل ہوں۔

یہ بہت بڑی تنبیہ ہے اور ہر سست اور غفلت سے کام لینے والے دوست کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ جماعت کے وہ بزرگ اور دیگر احباب جن کے بچے، عزیز رشتہ دار یا اقرباء جن کے وہ سرپرست ہیں ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چیک کریں کہ ان کے ان عزیزوں کی مالی قربانی کا معیار کیا ہے اور کیا وہ اپنے پیارے امام کی آواز پر پوری طرح لبیک کہنے والے ہیں یا ابھی اس میں کمی ہے۔ ایسی چیکنگ بار بار کی جانی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مال کے خرچ کرنے میں بھی شیطان اس متقی کو روکتا ہے اور اسراف اور انفاق فی سبیل اللہ کو یکساں دکھاتا ہے حالانکہ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اسراف کرنے والا اپنے مال کو ضائع کرتا ہے۔ مگر فی سبیل اللہ خرچ کرنے والا اس کو پھر پاتا ہے اور خرچ سے زیادہ پاتا ہے اسی لئے مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ فرمایا" (الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۱ء)

پس جبکہ شیطان سے ہر وقت جنگ لڑی جا رہی ہے اپنی اولادوں اور عزیزوں کو اس جنگ میں فتح پانے کے لئے ہمیں ہر وقت ان کی امداد کرتے رہنا چاہیئے۔

بیرون پاکستان بعض ایسی جگہوں پر نوجوان ہیں جہاں باقاعدہ مبلغ نہیں یا باقاعدہ جماعتی نظام نہیں۔ ایسے نوجوانوں کے لئے اردگرد کے ماحول سے متاثر ہو کر چندوں کی ادائیگی میں سستی کر جانے کا زیادہ امکان ہے۔ اس لئے بالخصوص ایسے نوجوانوں کے والدین، بڑے بھائیوں اور سرپرستوں سے گذارش ہے۔ کہ وہ ان سے رابطہ پیدا کریں اور معلوم کریں کہ وہ اپنے چندے باقاعدہ ادا کر رہے ہیں یا نہیں اور جہاں محسوس کریں کہ پوری توجہ نہیں ان کو اس کی اہمیت کا احساس دلائیں اور باقاعدہ ہونے کے لئے تاکید کریں۔ وکالت مال ثانی کو بھی باخبر رکھیں۔ جزاکم اللہ۔

جہاں باقاعدہ جماعتیں ہیں وہاں کے لئے حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایسے سست افراد کو چست کرنے کیلئے ایڈیشنل سیکرٹری مال کام کریں اور جو غفلت سے کام لے رہے ہیں ان کی فہرستیں مع پتہ جات۔ والدین/سرپرست منگوائی جائیں تا ان کو مرکز کی طرف سے توجہ دلائی جا سکے۔ بعض ایسی فہرستیں ملنے پر حضور ایدہ اللہ نے دکھ اور درد محسوس کرتے ہوئے ایسے والدین/سرپرستوں کو خطوط لکھے ہیں جن سے ان کو بہت شرمندگی ہوئی ہے اور افسوس ہوا ہے کہ انہوں نے اس کا خیال نہیں کیا اور بعض کو اپنے عزیزوں کی ایسی حالت پر تعجب ہوا ہے اس لئے بیشتر اس کے کہ حضور کی طرف سے ایسے سرپرستوں کو خطوط ملیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایسے احباب از خود اپنے بچوں، چھوٹے بھائی بہنوں، بھانجے بھتیجوں اور دیگر زیر سرپرستی عزیزوں رشتہ داروں کے بارہ میں علم حاصل کریں کہ وہ چندوں کی ادائیگی اور بنیادی تحریکات میں شمولیت میں کیسے ہیں۔ اور یہ کہ جماعتی پروگراموں میں ان کا تعاون کیسا ہے اور پھر عند الضرورت ان کو بروقت مناسب توجہ دلائیں۔

امید ہے احباب خاکسار کی اس گذارش پر توجہ دیتے ہوئے اس سلسلہ میں فوری ضروری اقدام عمل میں لائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

جہاں تک رؤیا وکشوف اور نزولِ ملائکہ کا تعلق ہے۔ یہ نعمت مجاہدہ کرنے والوں کو منجانب اللہ ہمیشہ ہی عطا کی جاتی ہے لیکن جو لوگ ایماناً اور احتساباً رمضان کے روزے رکھتے اور اس کی مخصوص عبادات بجالاتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ اس نعمت سے بطور خاص نوازتا ہے۔ اسی لئے بالخصوص آخری عشرۂ رمضان کی ایک رات کو اللہ تعالیٰ نے نزولِ ملائکہ کے لئے مخصوص کرکے اس امر کا ثبوت دیا ہے کہ روزوں کے نتیجہ میں تعلق باللہ اور قربِ الٰہی کی عظیم الشان نعمتیں عطا کی جاتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس خاص رات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

(القدر آیات ۵، ۶)

ترجمہ:- (ہر قسم کے) فرشتے اور (کامل) روح اُس (رات) میں اپنے رب کے حکم سے تمام (دینی و دنیوی) امور لے اُترتے ہیں (پھر فرشتوں کے اترنے کے بعد تو) سلامتی (ہی سلامتی ہوتی) ہے (اور) یہ (حال) صبح کے طلوع ہونے تک (رہتا) ہے۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے کہ رمضان کی علّتِ غائی تعلق باللہ ہے اور یہی وہ سب سے عظیم الشان نعمت ہے جو رمضان کے طفیل ایک مومن کو میسر آتی ہے۔

(بقیہ عید کارڈ)

اس کا بہت رواج ہے۔ بچے بلکہ بعض ادھیڑ عمر حضرات بڑی بڑی قیمت کے کارڈ خرید کر پھر لفافوں میں بند کرکے دوستوں کو بھیجتے ہیں۔ یہ بہت بُرا دستور ہے احباب کو چاہیئے کہ اس رسم کو ترک کردیں اور سب سے پہلے قادیان میں اس پر عمل ہو اگر کوئی دوکاندار لائے تو اس سے نہ خریدے جائیں۔ لوکل سیکرٹری صاحب کی توجہ درکار ہے کیونکہ یہ فضول خرچی ہے اور اسلام فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔"

(الفضل ۵ ستمبر ۱۹۱۷ء)

اس اقتباس میں حضرت مصلح موعود نے عید کارڈ بھیجنے کے مروجہ طریق کو بہت بُرا دستور قرار دیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اس بری رسم سے پورے طور پر بچیں۔ بچوں کی خاص طور پر نگرانی کی ضرورت ہے۔ عہدیدارانِ جماعت کا بھی فرض ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد سے احباب جماعت کو آگاہ کریں اور انہیں اس رسم سے بچائیں جو اسراف اور اخلاق خراب کرنے کا موجب بن رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(ناظر اصلاح وارشاد)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد خالد ولد چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم سابق امیر جماعت ساہیوال پوسٹ بکس ۴۷۶۶ کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر ۲۲ دارالصدر شمالی مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ تمام ورثاء نے خانگی تقسیم کے ماتحت ہم دونوں بھائیوں (محمد خالد و محمد نعیم) کے نام دستبرداری بحصہ مساوی کردی ہے۔

لہٰذا استدعا ہے پلاٹ مذکورہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

صدرانِ لجنات وسیکرٹریانِ ناصرات

شعبہ اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہونے والے سالانہ مضمون نویسی کے مقابلہ میں شامل ہونے کے لئے مضمون بھجوانے کی آخری تاریخ اب ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء مقرر کی گئی ہے۔ آپ سے گذارش ہے کہ آپ کوشش کرکے زیادہ سے زیادہ ناصرات کو اس مقابلہ میں شامل کریں اور اپنی مساعی کی رپورٹ دفتر اطفال مرکزیہ کو ارسال فرمائیں۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

عید الفطر کے بارہ میں ضروری ہدایات

۱۔ عید کے دن نہانا۔ نئے یا صاف ستھرے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا مسنون ہے۔

۲۔ عید کی نماز کھلے میدان میں پڑھنا بہتر ہے تاکہ جگہ کی تنگی کا سوال پیدا نہ ہو۔ تاہم حالات کے لحاظ سے مسجد میں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

۳۔ تمام مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو نماز عید کے لئے عیدگاہ جانا چاہیئے۔ جو عورتیں بوجہ عذر نماز میں شامل نہ ہوسکتی ہوں وہ بھی عیدگاہ جاکر الگ بیٹھ کر امام کا خطبہ توجہ سے سنیں۔

۴۔ عیدگاہ پہنچ کر خاموشی سے امام کا انتظار کرنا چاہیئے۔ ذکرِ الٰہی اور تکبیرات میں مشغول رہنا چاہیئے۔ باتیں اور شور ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔

۵۔ عید کی نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں امام قرأت سے پہلے سات تکبیریں بلند آواز سے کہتا ہے اور مقتدی اس کی اقتداء میں آہستہ آواز سے۔ ہر تکبیر کے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھا کر کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور ساتویں تکبیر کے بعد باندھ لئے جاتے ہیں۔ پھر امام کی اقتداء میں حسب معمول پہلی رکعت پوری کی جاتی ہے۔ اسی طریق کے مطابق دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہی جاتی ہیں۔

۶۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھتا ہے۔ یہ خطبہ نماز عید کا ایک حصہ ہوتا ہے مقتدیوں کے لئے اس کا توجہ سے سننا ضروری ہے اس لئے خطبہ سن کر اور دعا میں شامل ہونے کے بعد گھروں کو واپس جانا چاہیئے۔

۷۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا طریق تھا کہ جب وہ نماز عید کے لئے جاتے تو مندرجہ ذیل تکبیرات بلند آواز سے پڑھتے جاتے:-

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔"

۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ عیدگاہ ایک راستہ سے جاتے اور دوسرے راستہ سے واپس تشریف لاتے تھے۔

۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عموماً عید الفطر کی نماز کے لئے باہر جانے سے قبل کوئی چیز تناول فرما لیتے تھے۔

۱۰۔ صدقۃ الفطر رمضان کے دوران ہی ادا کردینا بہتر ہے تاہم عید کی نماز سے قبل اس کی ادائیگی ضرور ہوجانی چاہیئے۔ اسی طرح عید فنڈ بھی ضرور ادا کرنا چاہیئے۔ یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جاری فرمودہ ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

تبرکات از "کشتی نوح"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب کشتی نوح صفحہ ۵۹-۶۰ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"سورۃ فاتحہ کی دعا ہمیں سکھلاتی ہے کہ خدا کو زمین پر ہر وقت وہی اقتدار حاصل ہے جیسا کہ اور عالموں پر اقتدار حاصل ہے۔ اور سورۃ فاتحہ کے سر پر خدا کی ان کامل اقتداری صفات کا ذکر ہے جو دنیا میں کسی دوسری کتاب نے ایسی صفائی سے ذکر نہیں کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ رحمان ہے، وہ رحیم ہے وہ مالکِ یوم الدین ہے۔ پھر اس نے دعا مانگنے کی تعلیم کی ہے اور دعا جو مانگی گئی ہے وہ مسیح کی تعلیم کردہ دعا کی طرح صرف ہر روزہ روٹی کی درخواست نہیں بلکہ جو جو انسانی فطرت کو ازل سے استعداد بخشی گئی ہے اور اس کو پیاس لگادی گئی ہے وہ دعا سکھلائی گئی ہے اور وہ یہ ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ: ۶-۷) یعنی اے ان کامل صفتوں کے مالک اور ایسے فیاض کہ ذرہ ذرہ تجھ سے پرورش پاتا ہے اور تیری رحمانیت اور رحیمیت اور قدرتِ جزا و سزا سے تمتع اٹھاتا ہے تو ہمیں گذشتہ راستبازوں کا وارث بنا اور ہر ایک نعمت جو ان کو دی ہے ہمیں بھی دے اور ہمیں بچا کہ ہم نافرمان ہوکر موردِ غضب نہ ہوجائیں اور ہمیں بچا کہ ہم تیری مدد سے بے نصیب رہ کر گمراہ نہ ہوجاویں۔ آمین"

(قائد تعلیم۔ مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

مکرم محمد امین خان صاحب افغان جو اپنے علاقہ خوست سے ہجرت کر کے بنوں میں آباد ہو گئے تھے۔ ۲۲ جون بوقت صبح بمقام پشاور اپنے بیٹے محمد رشید کے ہاں وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ کو احمدیہ قبرستان پشاور میں سپرد خاک کیا گیا۔ نماز جنازہ میں کافی تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔

مرحوم مخلص احمدی تھے۔ اپنے گاؤں میں سخت مخالفت سے تنگ آکر وہ اور ان کے بھائی محمد یامین صاحب بنوں میں محنت مزدوری کر کے زندگی گذارتے تھے اور جلسہ سالانہ پر دونوں بھائی شریک ہوا کرتے تھے۔ بنوں میں گاہے گاہے احمدی افسران بسلسلہ ملازمت متعین ہوتے تو دونوں بھائی پورا تعاون کیا کرتے اور احمدیہ انجمن کی حفاظت اور نگرانی اور مہمانوں کی خاطر تواضع کیا کرتے تھے۔ ان کی بڑی لڑکی پشاور کے مخلص احمدی میاں بہادر الدین مرحوم کے چھوٹے لڑکے عبداللہ جان مرحوم سے بیاہی ہوئی تھی۔ خدا نے چار لڑکے اور ایک لڑکی سے نوازا۔ بہت مخلص احمدی بچے ہیں خدا انہیں اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلائے اور نیک صالح خادم دین بنائے۔ آمین۔

قارئین الفضل مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔

(حاجی خلیل الرحمٰن خان افغان)

درخواستہائے دعا

• مکرمہ زاہدہ راحت ڈرگ روڈ کراچی لکھتی ہیں:۔

والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ چیف ریڈیو آفیسر (بنوں) ڈیڑھ ماہ سے پھیپھڑوں اور خون میں انفکشن اور بخار کی وجہ سے کافی بیمار ہیں اور ہسپتال "شفاء" میں داخل ہیں۔

• مکرم صوفی خدا بخش صاحب زیروی ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کے پوتے عزیز خالد ابن مکرم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی نیوجرسی امریکہ کو دروازہ کھولتے وقت شیشہ میں سے بازو گذر جانے کی وجہ سے شدید چوٹ آئی ہے۔ ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں لے گئے جہاں ایکس ٹائلے لگے۔ چند روز میں پٹی کھلے گی۔

• مکرم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی مربی لکھتے ہیں کہ ساڑھے تین سال ہوئے ایک حادثہ کا شکار ہو کر معذور ہو گیا تھا۔ بستر علالت پر طویل عرصہ سے پڑے رہنے کی وجہ سے دیگر کئی امراض لاحق ہوتے رہے۔ فروری میں زیادہ تکلیف ہو گئی تھی۔ اب کچھ افاقہ ہے۔ لیکن انتہائی کمزوری اور لاغری میں مبتلا ہوں۔

• مکرم محبوب احمد ادریس صاحب بقاپوری کراچی لکھتے ہیں کہ ان کا لڑکا مرغوب ادریس بعارضہ بخار بیمار ہے۔

• مکرم محمد شفیع صاحب سلیم پوری واہ کینٹ سے لکھتے ہیں کہ ان کی اہلیہ ان دنوں سخت بیمار ہیں کئی ایک عوارض لاحق ہیں۔ انہیں خود بھی بہت سی پریشانیاں لاحق ہیں۔

• نعیمہ شمیم صاحبہ ملتان روڈ لاہور لکھتی ہیں کہ ان کے والد محترم مرزا عبدالرحیم صاحب کو سکوٹر کے حادثہ میں کافی چوٹ آئی ہے۔ دو پسلیاں بھی ٹوٹ گئی ہیں۔

• مکرم ضیاء اللہ صاحب مبشر مربی سلسلہ بھڈال لکھتے ہیں کہ محمد رفیق صاحب دکاندار بھڈال لمبے عرصہ سے درد گردہ کے باعث بیمار ہیں۔ تین آپریشن بھی ہو چکے ہیں۔ مگر پوری طرح صحت یاب نہیں ہوئے۔

• مکرم منور احمد صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن رحیم یار خان لکھتے ہیں کہ ان کی بشریٰ بہن کافی عرصہ سے درد گردہ میں مبتلا ہے۔ ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق ایک گردہ خراب ہو چکا ہے اور دوسرا بہت خراب ہے آپریشن کے قابل نہیں۔

• مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد لکھتے ہیں کہ ان کا لڑکا سعید احمد جو میڈیکل کالج راولپنڈی کا طالب علم ہے اچانک بیمار ہوا۔ وہ دل کا مریض ہے کراچی میں زیر علاج ہے۔

• مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ لکھتی ہیں کہ ان کے میاں مکرم مشتاق احمد صاحب کو بائیں طرف فالج ہوا ہے۔ انہیں شوگر کی بھی تکلیف ہے۔

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ سب کے لئے رمضان المبارک کے دنوں میں دعا کریں۔

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصیان / موصیات کے موجودہ پتے درکار ہیں۔ اگر موصیان / موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جاوے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

۱۔ زینب بی بی صاحبہ زوجہ عنایت اللہ صاحب چیمہ ساکن موضع ارائیں والا ڈاکخانہ چنی گوٹھ ضلع بہاولپور وصیت نمبر ۱۴۷۷۳

۲۔ نصیرہ بیگم زوجہ چوہدری محمد صدیق صاحب ساکن گوٹھ شاہ دین ڈاکخانہ چیاہٹ ضلع نوابشاہ (سندھ) وصیت ۱۴۸۲۸

۳۔ امیر بیگم صاحبہ زوجہ عبدالمجید خان صاحب شکرانی ساکن چنی گوٹھ ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولپور وصیت نمبر ۱۴۷۷۱

۴۔ خورشید بی بی صاحبہ زوجہ محمد صدیق صاحب چک نمبر ۲۱۳/۹ ڈاکخانہ پکھی والا ضلع بہاولنگر وصیت نمبر ۱۴۸۲۱

۵۔ چوہدری ظہیر احمد صاحب باجوہ ولد چوہدری محمد عبداللہ صاحب آف لاہور حال سیالکوٹ وصیت نمبر ۱۷۵۲۵

۶۔ امۃ اللہ بیگم صاحبہ زوجہ ملک بشیر احمد صاحب سابق سکونت جلگام وصیت نمبر ۸۰۲۸

۷۔ میجر چوہدری بشیر احمد صاحب سدھو ولد چوہدری امام علی صاحب سدھو آف کراچی حال سیالکوٹ کینٹ وصیت نمبر ۱۷۵۴۲

۸۔ بیگم بی بی صاحبہ بیوہ سردار خان صاحب وصیت ۸۱۲۴ سابق سکونت قادیان

۹۔ عنایت بیگم صاحبہ زوجہ بشیر الدین صاحب " ۸۱۵۲ " "

۱۰۔ مہر بی بی صاحبہ بیوہ میر محمد صاحب " ۸۱۷۱ " "

۱۱۔ خیراں بی بی صاحبہ بیوہ محمد بخش صاحب مرحوم " ۸۱۹۶ " "

۱۲۔ طالع بی بی صاحبہ زوجہ برکت علی صاحب " ۴۰۹۲ " راجن پور

۱۳۔ زینب صاحبہ زوجہ ملک فتح محمد صاحب " ۸۲۰۴ " قادیان

۱۴۔ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد شفیع صاحب " ۸۲۱۰ " "

۱۵۔ فاطمہ بی بی صاحبہ بیوہ عبدالمجید صاحب مرحوم " ۸۲۳۲ " "

۱۶۔ کنیز فاطمہ صاحبہ زوجہ صوفی حبیب اللہ صاحب " ۸۲۳۸ " "

۱۷۔ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ جھنڈے خان صاحب " ۸۳۱۷ " "

۱۸۔ فقیر محمد صاحب ولد محمد بخش صاحب " ۸۳۴۳ " "

۱۹۔ خیر الدین صاحب ولد چوہدری رکن الدین صاحب وصیت ۳۶۴۲ چک ۴۳ بھڑتہ ضلع فیصل آباد

۲۰۔ امۃ القدیر صاحبہ بیوہ مکرم بدر سلطان اختر صاحب وصیت نمبر ۵۴۵۱ آف کراچی

۲۱۔ خان زادی صاحبہ زوجہ اللہ بخش خان صاحب وصیت نمبر ۵۵۳۳ سابق سکونت بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازیخان

۲۲۔ امۃ الرشید صاحبہ بنت غلام غوث صاحب وصیت ۷۱۰۵ سابق سکونت گورنمنٹ پرائمری سکول چک ۱۱۶ ج ضلع سرگودھا

۲۳۔ محمود خانم صاحبہ زوجہ ملک محمد خورشید صاحب وصیت ۷۶۵۲ آف لاہور

۲۴۔ ستاں بی بی صاحبہ زوجہ شہامند خان صاحب وصیت نمبر ۹۷۰۰ آف گوجرہ

ولادت

۳۰ مئی کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ نومولود ملک حمید احمد صاحب بری مرحوم کی پوتی اور شیخ منظور الحق صاحب ساہیوال کی نواسی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "بعنی حفیظ" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور صالحہ بنائے۔ صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

(حفیظ احمد خان آف ہڈیارہ حال دارالعلوم غربی ربوہ)

عید سیل

قیمتوں میں حیرت انگیز کمی

فینسی دوپٹے۔ عمدہ لیڈیز سوٹ۔ بچوں کے عوامی سوٹ۔ نیکر شرٹ۔ فراک نہایت کم قیمت پر دستیاب ہیں۔ سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں رش سے بچنے کیلئے معید تشریف لائیں۔

شہزاد گارمنٹس گولبازار ربوہ

ضرورت کلرک

ایک کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم میٹرک اردو۔ انگلش۔ خط عمدہ ہو۔ بہترین معاوضہ۔ تیز رفتار ترقی۔ امیدوار فوری طور پر بالمشافہ ملیں۔

مینیجر کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶ - ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رفیع سنز لمیٹڈ

(قائم شدہ ۱۹۷۵ء)

فورٹریس سٹیڈیم لاہور کینٹ نمبر ۳۷۲۴۹۳

مضاربت اور نفع و نقصان میں شرکت کی بنیاد پر سرمایہ کار احباب کو تعاون و اشتراک کی پیشکش

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

رفیع سنز ایک نجی تعمیراتی اور تجارتی ادارہ ہے گذشتہ سالوں میں ہم اپنے جملہ منصوبوں کیلئے سرمایہ کی ضروریات قریب ترین حلقۂ احباب سے ایک مقررہ اور گارنٹی شدہ شرح منافع کے عوض سرمایہ حاصل کرکے پوری کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ مارچ ۱۹۸۳ء میں مقررہ شرح منافع کو سود قرار دے کر جماعت احمدیہ کو اس سے اجتناب کی ہدایت فرمائی ہے ہم نے حصول سرمایہ کے اس طریق کار کو ختم کردیا ہے۔ جو سرمایہ ہمارے پاس پرانی شرائط پر لگا ہوا تھا وہ یا تو واپس کردیا گیا ہے یا واپس کیا جارہا ہے۔

اپنے آئندہ منصوبوں کے لئے سرمایہ کی ضروریات کو خالص اسلامی طریق پر پورا کرنے کیلئے اب ہم احباب کو مضاربت اور نفع و نقصان میں شرکت کی بنیاد پر سرمایہ کاری کا موقع فراہم کرنے کی پیشکش کرتے ہیں۔

اس طریق کار میں ہمارے لئے ایسی تو کوئی گنجائش نہیں کہ ہم احباب کو پیشگی یقین دہانی کرا سکیں کہ اتنے سرمایہ پر اتنے فیصد سرمایہ حاصل ہوگا۔ لیکن اگر احباب محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بظاہر محفوظ نظر آنے والے ذرائع منافع کو ترک کرکے نفع و نقصان میں شرکت کی بنیاد پر اپنا سرمایہ لگائیں گے اور نیت یہ ہوگی کہ تا دنیا سے سود مٹے اور صحیح اسلامی معیشت کے قیام کی بنیاد پڑے تو ہم اپنے خدا سے جو زمین و آسمان کے خزانوں کا خالق و مالک ہے بصد عجز و انکسار امیدوار ہیں کہ ایسے مخلصین انشاء اللہ دوسروں کے مقابلہ میں آخر الامر کبھی بھی خسارہ میں نہیں رہیں گے بلکہ برکت ہی برکت پائیں گے۔

شرائط تعاون:- ۱۔ ایک سرمایہ کاری یونٹ پچیس ہزار روپے کی ہوگی۔

۲۔ ایک فرد کیلئے زیادہ سے زیادہ سرمایہ لگانے کی حد دس یونٹ یعنی ۲½ لاکھ روپے ہوگی۔

۳۔ سرمایہ کم سے کم اٹھارہ ماہ (۱½ سال) کے لئے قبول کیا جائے گا۔ اس کے بعد جو سرمایہ کار دوست چاہیں مندرجہ ذیل مدت کا تحریری نوٹس دے کر اپنا روپیہ واپس لے سکتے ہیں یا اگر فرم چاہے تو وہ بھی اتنی ہی مدت کا نوٹس دے کر سرمایہ واپس کرسکتی ہے۔

ایک یونٹ کی واپسی کیلئے ۲ ماہ ۔ دو یونٹوں کی واپسی کیلئے ۴ ماہ

دو سے زیادہ یونٹوں کی واپسی کیلئے ۶ ماہ

۴۔ رفیع سنز لمیٹڈ کا مالی سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک مقرر کیا گیا ہے۔ ۳۱ دسمبر کو ختم ہونیوالے مالی سال کا حساب اگلے ماہ فروری میں مکمل ہوگا اور مارچ میں قابل تقسیم منافع احباب میں (سرمایہ کی مالیت اور مدت استعمال کے تناسب سے) حصہ رسدی تقسیم کردیا جائے گا۔

۵۔ استثنائی صورتوں میں متوقع منافع کا ایک حصہ بطور پیشگی سہ ماہی یا ششماہی بنیاد پر ادا کرنے کا انتظام کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے لئے انفرادی طور پر براہ راست گفت و شنید کے ذریعہ معاملات طے کرلئے جائیں۔ ایسی تمام ادائیگیاں علی الحساب ہوں گی اور سال کے اختتام پر نفع و نقصان کے حتمی حساب میں سے محسوب کرلی جائیں گی۔

درخواستوں کا طریق کار:- ۶۔ مندرجہ شرائط پر جو احباب سرمایہ کاری میں حصہ لینے کی پیشکش کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست بنام رفیع سنز لمیٹڈ سادہ کاغذ پر حسب ذیل کوائف کے ساتھ تحریر کریں اور اپنے دستخطوں کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

- نام مع ولدیت
- ڈاک کا مکمل پتہ
- ٹیلیفون نمبر (اگر موجود ہو)
- شناختی کارڈ کا نمبر (فوٹو سٹیٹ کاپی منسلک کی جائے)
- مطلوبہ سرمایہ کاری یونٹوں کی تعداد (۱ تا ۱۰)
- کل رقم جس کا لگایا جانا مطلوب ہے
- مدت سرمایہ کاری (کم از کم ۱۸ ماہ)
- دستخط درخواست دہندہ

۷۔ درخواست کے ساتھ مطلوبہ سرمایہ کاری کی کل مالیت کا بینک ڈرافٹ بحق رفیع سنز لمیٹڈ (بحساب پچیس ہزار روپے فی یونٹ) یا نقدی کی صورت میں باخذ رسید داخل کرنا ضروری ہے جس کے بغیر پیشکش پر غور نہیں کیا جائے گا

۸۔ تمام درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بالمشافہ داخل کی جائیں گی۔

رفیع سنز لمیٹڈ۔ فورٹریس سٹیڈیم۔ لاہور کینٹ۔

۹۔ جو احباب ڈاک کے ذریعہ اپنی درخواستیں بھیجنا چاہیں وہ بذریعہ رجسٹری بیمہ شدہ ڈاک کے ذریعہ ارسال فرمائیں۔

درخواستوں کی وصولی کی تاریخیں:- ۱۰۔ جملہ درخواستیں جو مندرجہ شرائط کے مطابق مکمل ہوں رفیع سنز لمیٹڈ لاہور کینٹ کے دفتر میں اوقات کار کے درمیان (یعنی ۹ بجے صبح تا ۴ بجے شام) ۹ جولائی سے ۲۸ جولائی ۱۹۸۳ء تک وصول کی جائیں گی۔ جمعۃ المبارک اور مرکزی سرکاری چھٹیوں کے ایام اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

نوٹ:- اگرچہ رفیع سنز لمیٹڈ کلیۃً کاروباری ادارہ ہے۔ تاہم اگر کوئی دوست جماعتی رنگ میں تصدیق کے خواہشمند ہوں تو ہم سے رجوع کریں ان کی تشفی کردی جائے گی۔

خاکسار

محمد رفیع الزمان خاں بریگیڈیئر (ریٹائرڈ)

مینجنگ ڈائریکٹر

رفیع سنز لمیٹڈ